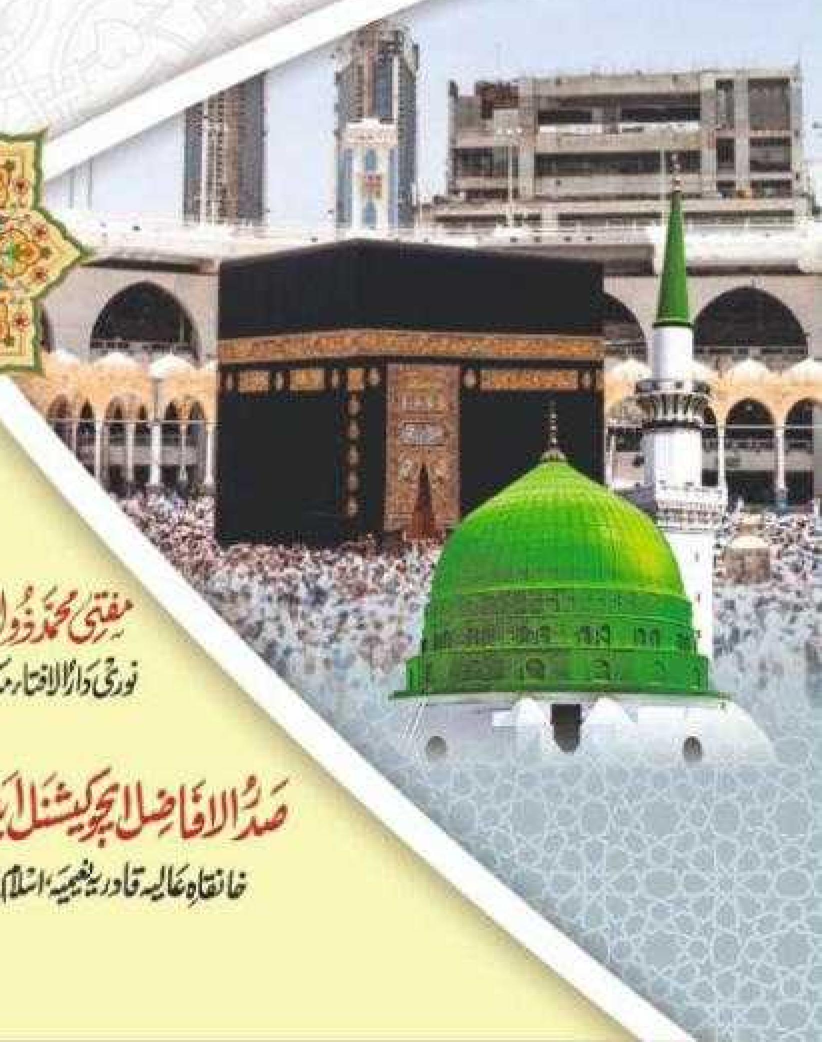
حج و زیارتِ حرمین شریفین سے متعلق احکام و مسائل پر مشتمل آسان عام فہم
مختصر مگر جامع مستند و معتبر رسالہ مبارکہ

زادُ الحرمَین

تصنیفِ لطیف

امام الہند صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی حافظ حاجی سید محمد نعیم الدین قادری
مفسر و محدث مُراد آبادی نعمۃ اللہ الہادی



تقدیم

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ

صدرُ الافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ، اسلام پور، دراج پور، بیربھوم، مغربی بنگال

حج وزیارت حرمین شریفین سے متعلق احکام ومسائل پر مشتمل آسان،عام فہم، مختصر مگر جامع، معتبر ومستند رسالہ مبارکہ

زادالحرمین

تصنیف لطیف

امام الہند صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی حافظ حاجی حکیم
سید محمد نعیم الدین قادری مفسر ومحدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی

تقدیم

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

ناشر:
صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال

فہرست کتاب

انتساب

اس رسالہ کی جدید اشاعت کو فقیر،

صدرالافاضل کے مرشدان گرامی

مرشد حقیقی، کاشف اسرار حقیقت، عارف باللہ ولی کامل حضور شیخ الکل حضرت علامہ، مفتی، محدث، محمد گل خاں کابلی جلال آبادی تغمدہ اللہ الھادی

مرشد مجازی، سندالاتقیاوالاصفیا، شیخ المشائخ غواص بحر طریقت، حضور سید شاہ ابواحمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ القوی

مرشد مجازی ، مجدددین وملت، امام اہل سنت، عظیم البرکت، رفیع الدرجت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ القوی۔

کی بابرکت بارگاہوں سے معنون ومنسوب کرنے کی سعادت حاصل کررہاہے۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

نیاز مند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

تاثر گرامی

اللہ کے حبیب کا دربار دیکھ کر
آؤں گا میں بھی روضہ سرکار دیکھ کر

اللہ عزوجل کا بے پناہ فضل وکرم وعنایت ہے اور ہمارے آقا تاجدار کائنات باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کا صدقہ ہے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ و حضور سیدی و مرشدی جدی امام الہند سلطان العلوم حضور صدرالافاضل حضرت علامہ مفتی الشاہ سید محمد نعیم الدین قادری قدس سرہ مرادآبادی کا فیضان ہے کہ مفتی اعظم کاشی پور فاضل نوجوان حضرت علامہ مفتی ذوالفقار علی خان نعیمی صاحب قبلہ جنہوں نے مجھے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ کی معرکۃ الآرا تصنیف **زادالحرمین** کے حوالے سے بتایا کہ وہ اس کی اشاعت نو کی بڑی آرزو رکھتے ہیں مفتی صاحب کی زبان سے یہ مژدہ جاں فزا سن کر فقیر کو بے انتہا مسرت ہوئی گویا فقیر کی مراد بر آئی ہو۔

میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد سے ہی اس رسالے کے بارے میں کافی سنا اور پڑھا تھا مگر اس کا کوئی نسخہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے طباعت جدید نہ کر سکا۔ مگر جب مفتی صاحب کی آرزئے ودل کا علم ہوا تو میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ اور فوراً فقیر نے مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ آپ اس رسالے پر کام کا آغاز کریں ان شاءاللہ اس کی طباعت و اشاعت کمپوزنگ وغیرہ میں جو بھی رقم صرف ہو گی اس کی مکمل ذمہ داری یہ فقیر ادا کرنے کو تیار ہے۔

اس رسالے کی تصنیف کی ضرورت کو آج سے تقریباً ۸۵ سال پہلے جس طرح حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے محسوس کیا تھا آج ایک عرصہ دراز کے بعد بھی اس کی طباعت واشاعت کی اتنی ہی اشد ضرورت ہے اور فقیر کو بھی اس کی کمی کا احساس تب اور زیادہ ہوا جب حجاج کرام سے ملاقاتیں کی اور حج کے ارکان کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا چاہی تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی حج جیسی عظیم عبادت میں جن کتابوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ کسی وہابی، دیوبندی، گستاخ رسول کی لکھی ہوئی ہیں افسوس صد افسوس! کہ آج ہندوستانی حج ہاؤس میں ٹریننگ ہو یا حکومت کی جانب سے حجاج کو دئے جانے والے رسائل ہوں قریب قریب سب نجدی وہابی دیوبندی گستاخ رسول کی ترتیب دئے ہوئے ہیں۔

الحمد للہ اللہ پاک نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل مجھ فقیر کو بھی حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرمائی۔ اور فقیر بھی نبیرہ حضور صدرالافاضل جانشین حضور فدائے ملت حضور ناصر ملت حضرت علامہ مولانا الشاہ سید محمد عظیم الدین احمد نعیمی المعروف محمد میاں صاحب قبلہ کی قیادت و سرپرستی میں ۲۵ جولائی ۲۰۱۹ء کوزیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کرنے روانہ ہونے والا ہے ۔یہ فیضان حضور صدرالافاضل ہی ہے ورنہ مجھ جیسا گناہ گار ناکارہ کہاں اور اس پاک مقدس سرزمین کی عظمت ورفعت وشان کہاں۔

اور حسن اتفاق حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے اپنے پہلے سفر حج بیت اللہ پر اس رسالے کو تصنیف فرمایا تھا اور الحمد للہ میں بھی اپنے پہلے سفر حج پر اس کی اشاعت

کرانے کاشرف حاصل کرنے جارہاہوں۔ مزید حضور صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے بھی کلکتہ سے جدہ کاسفر طے کیا تھااور وہی معاملہ سفراس فقیر کو بھی میسر آرہاہے۔

جب مفتی صاحب نے عرض کیا تو سوچا اپنے جد امجد کی بارگاہ میں ایک چھوٹا سا نذرانہ بشکل زادالحرمین پیش کردوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

زیر نظر رسالہ اردو زبان میں اپنی سابقہ شاندار عظمتوں کے ساتھ منظر عام پر بموقع 73واں عرس حضور صدرالافاضل 20 اگست 2019 کو خانقاہ عالیہ نعیمیہ مرادآباد میں اِجراکی منزلیں طے کرے گا۔ اوراس کا ہندی ایڈیشن ان شاءاللہ ۲۰ویں عرس سرکار فدائے ملت خانقاہ عالیہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال میں مارچ 2020 کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ دعاہے کہ پروردگار عالم اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت عطافرمائے۔ اور مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب کے علم و عمل میں اقبال میں خوب برکتیں عطا فرمائے۔ اور ہمیں سرکار صدرالافاضل علیہ الرحمہ کے وسیلہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے غلاموں میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر قادری اسیر بارگاہ صدرالافاضل

احقرالعباد: ابو ظفر سید محمد نظام الدین نجم نعیمی مرادآبادی ثم اسلامپوری

بانی وجنرل سیکریٹری صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی

خانقاہ عالیہ نعیمیہ قادریہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

حج ہر مسلمان صاحب استطاعت پر فرض ہے۔رب نے فرمایا:

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

[ترجمہ قرآن کنزالایمان: پارہ ۴ سورہ آل عمران، آیت ۹۷]

اسلام کی پانچ بنیادیں جن کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں ایک حج بھی ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بُنِیَ الإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ''

یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔اور نماز ادا کرنا، زکاۃ دینا، حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[صحیح بخاری: ج ا ص اا۔ کتاب الایمان]

حدیث مذکورسے سے ثابت ہے کہ حج اسلام کی بنیادوں میں چوتھے درجہ پر ہے۔اس سے حج کی اہمیت وحیثیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

فرضیت حج

سن ۹ر ہجری میں حج فرض ہوا۔البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حج ملتوی

رکھا جس کی بہت سی وجوہات رہیں ایک وجہ عدم امن تھی۔حج کے شرائط میں سے ایک شرط امن وامان بھی ہے اگر مسافر کو سفر حج میں اپنے جان ومال کے ضائع ہونے کا یقین یا ظن غالب ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔الغرض کفار و مشرکین کی ظالمانہ روش کے سبب اہل مدینہ، مکہ میں مامون و محفوظ نہ ہوتے اس لیے حالات سازگار ہونے تک حج کو ملتوی رکھا گیا۔اور پھر حالات سازگار ہوئے،تو اگلے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ حج ادا فرمایا۔

زندگی میں ایک بار حج فرض ہے

حج زندگی میں صرف ایک بار ہی فرض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ہر سال فرماتے تو ہر سال حج فرض ہو جاتا مگر امت کی دشواری کے پیش نظر آپ نے کرم فرمایا اسی لیے زندگی میں بس ایک بار ہی حج فرض قرار پایا۔ مسلم شریف میں صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

’’ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ‘‘

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: "اے لوگو! تم پر حج فرض ہے لہٰذا حج کرو۔ تو ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال ؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ صحابی نے تین بار یہی پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال فرض ہو جاتا اور تم سے یہ نہ ہو پاتا۔

[صحیح مسلم: ج ۲ ص ۹۷۵۔ باب فرض الحج مرۃ فی العمر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک سے یہی حدیث پاک کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ ہے ملاحظہ ہو: حضرت انس بن مالک نے کہا کہ

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ، لَمْ تَقُومُوا بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا، عُذِّبْتُمْ

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا: اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم ادا نہ کر پاتے اور اگر ادا نہ کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

[سنن ابن ماجہ: ج ۲ ص ۹۶۳۔ باب فرض الحج]

فضیلت حج وحاجی

حج کی فضیلت پر بہت سی روایات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ ہم یہاں بس دو چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں:

وَالحَجُّ المَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةُ''

یعنی حج مبرور کی جزا جنت ہے۔[صحیح البخاری: ج ۳ ص ۲۔ ابواب العمرۃ]

مَنْ حَجَّ هَذَا البَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ''

یعنی جس نے اللہ کے گھر کا حج کیا اور اس درمیان کوئی بیہودگی نہ کی نہ کوئی گناہ کیا تو وہ وہاں سے ایسا لوٹا جیسے ماں نے اسے جنا ہو (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر جیسے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا)[صحیح البخاری: ج ۳ ص ۱۱۔ ابواب العمرۃ]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ۔

یعنی حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اگر وہ دعا کریں تو قبول ہو اور اگر توبہ کریں تو بخشے جائیں۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

’’اَلْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ، وَفْدُ اللّٰهِ، دَعَاهُمْ، فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُم‘‘

یعنی اللہ کی راہ کا غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو وہ حاضر ہوئے اگر وہ اس سے کچھ مانگیں گے تو عطا فرمائے گا۔

[سنن ابن ماجہ: ج ۲ ص ۹٦٦۔ باب فضل دعاء الحاج]

الغرض حج ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے اور اس کی بہت فضیلت ہے۔

کچھ رسالہ زادالحرمین کے بارے میں

حج کی اہمیت اور اس کی فضیلت وافادیت کے پیش نظر صدرالافاضل قدس سرہ نے احکام ومسائل حج وزیارت حرمین شریفین کے حوالے سے یہ اہم، مبارک، معتبر، معتمد، مستند، آسان، عام فہم، مختصر مگر جامع رسالہ بنام زادالحرمین، تحریر فرمایا۔

سن تصنیف واشاعت

یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳٦ء میں اپنے پہلے حج سے وطن مراجعت کے دوران کشتی میں تحریر فرمایا۔ اور اسی دوران اس کی کاربن کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد جب آپ دوسرے حج کے لیے ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۳۵۷ھ میں تشریف لے جانے

لگے تو پھر آپ نے اس کتاب کی اشاعت کا احساس فرمایا مگر اب اس کی کوئی کاپی آپ کے پاس نہیں تھی اور اصل مسودہ بھی ضائع ہو چکا تھا۔ اس لیے آپ نے پھر اس کو از سر نو تحریر فرمایا۔ اور غالباً اسی سال اس کی اشاعت ہوئی۔

سبب تصنیف

اس کتاب کے معرض وجود میں آنے کا سبب یہ تھا کہ بہت سے حجاج مسائل سے ناواقفیت کے سبب ارکان حج میں کوتاہیاں اور بے احتیاطیاں برت رہے تھے صدرالافاضل کو یہ سب دیکھ کر افسوس ہوا اور آپ نے ارادہ فرمالیا کہ اس حوالہ سے کوئی آسان کتاب لکھوں گا اور پھر اسی سفر میں آپ نے اپنے مبارک ارادہ کو عملی جامہ پہنادیا اور یہ کتاب تحریر فرمائی۔

کچھ صدرالافاضل کے اس پہلے سفر حج سے متعلق

آپ نے پہلا سفر حج ۱۳۵۴ھ میں کیا اور اسی سفر میں آپ نے زیر نظر کتاب تحریر فرمائی۔ آپ کے سفر حج کی تفصیلی روداد فقیر نے اپنی کتاب سوانح صدرالافاضل جو قریب التکمیل ہے، میں پیش کی ہے احباب ان شاء اللہ جلد ہی ملاحظہ کریں گے۔ یہاں بس اختصار سے چند باتیں عرض کئے دیتے ہیں۔

آپ نے حج پر جانے سے قبل ایک منظوم کلام بارگاہ رسالت میں بطور استغاثہ پیش کیا تھا جس میں مدینہ منورہ جانے کی تڑپ اور داغ فرقت طیبہ سے قلب کی بے چینی کا اظہار کیا گیا تھا ہم یہاں اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں احباب بھی محظوظ ہوں:

رہے گی ناخنِ فرقت کی کب تک سینہ افگاری		کرے گی یاس تا کے زخم پر دل کے نمک باری
بہیں گے دل کے ٹکڑے بن کے آنسو آنکھ سے کب تک		رہیں گے چشمِ پُر ارماں سے کب تک اشکِ غم جاری
نہ کچھ حُسنِ عمل ہی ہے نہ کوئی مادی ساماں		جو کچھ ساماں ہے تو چھوٹی سی تھوڑی گریہ وزاری
میں کس منھ سے کہوں مجھ کو بلا لیجے مدینہ میں		میں خود نادم ہوں آقا دیکھ کر اپنی سیاہ کاری
و لیکن کیا تعجب ہے اگر اپنی کریمی سے		کرے وہ رحمتِ عالم خطاکاروں کی ستاری
ذرا بھی چشمِ رحمت ہو تو مٹ جائیں گنہ میرے		مرادیں سب بر آئیں نکلیں دل کی حسرتیں ساری
وہ الطافِ کریمانہ ہوں وہ انعامِ شاہانہ		نعیم الدیں کو دیکھیں دیدہ حسرت سے درباری

آپ سفر حج کے لیے مرادآباد سے نکلے اور کلکتہ اور وہاں سے جدہ اور جدہ سے مدینہ طیبہ پہنچے۔ یوں تو اکثر علما کے نزدیک افضل یہ ہے کہ پہلے مکہ معظمہ جایا جائے پھر مدینہ منورہ مگر آپ کا موقف اس سلسلہ میں یہ تھا کہ پہلے مدینہ جایا جائے پھر مکہ معظمہ۔ آپ سے جب اس سلسلے میں عرض کیا گیا کہ افضل تو مکہ پہلے جانا ہے بعد میں مدینہ طیبہ جانا تو آپ نے فرمایا کہ افضل وہی ہے مگر انفع وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اور اس کی توجیہ کچھ یوں فرمائی۔ کہ زائر جب مدینہ منورہ سے واپس آئے تو گھر کے لئے نہ آئے جس سے یہ ثابت ہو کہ مدینہ منورہ گھر کے لئے چھوڑا ہے بلکہ مدینہ طیبہ سے جدائی مکہ معظمہ میں حج فرض کے لئے ہو جس سے پتہ چلے کہ مدینہ منورہ اللہ کے لئے چھوڑا ہے نہ کہ اپنے لئے۔

یہی وجہ تھی کہ جب آپ نے اپنے سفر حج کا اعلان اخبارات میں دیا تو اس میں پہلے مدینہ طیبہ کا ذکر کیا بعد میں مکہ معظمہ کا۔ آپ نے لکھا:

"امسال بمنہٖ و کرمہٖ حاضری مدینہ طیبہ و حج بیت اللہ کا ارادہ ہے اللہ رب العزت عزو علیٰ

تبارک وتعالیٰ اس ارادے کو پورافرمائے اور حسن اخلاص کے ساتھ یہ سعادت نصیب فرمائے۔"

مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد آپ مکہ معظمہ حج بیت اللہ کے لیے پہنچے اور حج سے فارغ ہوکروطن مراجعت فرمائی۔اوراسی دوران جہازمیں آپ نے یہ کتاب تحریر فرمائی۔ جہازپہلے کراچی پہنچاجہاں آپ کے تلامذہ وعقیدت مندوں نے آپ کازبردست خیر مقدم کیااورایک استقبالیہ جلسہ بھی منعقد کیاجس میں آپ کاایمان افروز خطاب ہوا۔وہاں سے آپ دہلی پہنچے جہاں مریدین وتلامذہ اورعقیدت مندوں نے استقبالیہ پیش کیااور پھرہاپوڑ،امروہہ ہوتے ہوئے مریدین ومعتقدین سے نذریں قبول فرماتے ہوئے اپنے وطن مالوف مرادآبادمیں قدم رنجہ ہوئے،جہاں آپ کی آمد کاپہلے ہی سے انتظار تھاشہر مرادآبادکے سنی مسلمان اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے لیے حاضر تھے۔ آپ کے ٹرین سے اترتے ہوئے گل پاشی وگل پوشی کاسلسلہ چلااورنعرہ تکبیرورسالت کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اوراور پھرایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں مرادآباد شہر کے گلیوں سے گزرتے ہوئے آپ جامعہ نعیمیہ پہنچے۔ جہاں پہنچ کر آپ نے اہل شہر کے سامنے ایک مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اختصار کے ساتھ سفر حج کی مقدس رودادبیان فرمائی۔ اورآخرمیں اہل شہر کی محبتوں کاشکریہ اداکرتے ہوئے جلسہ یہ کہہ کر مکمل کیاکہ ان شاء اللہ جلدہی تفصیلی روداد پیش کروں گا۔ آپ کے پہلے سفرحج کی یہ مختصرسی روداد تھی کیوں کہ یہ تفصیل کامقام نہیں۔

مہربان ناشر کاذکر خیر

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر فقیر کی تمنا تھی کہ یہ کتاب چھپ جائے اوراہل سنت اس سے فائدہ اٹھائیں ۔فقیرنے نبیرہ صدرالافاضل فاضل جلیل عالم نبیل خطیب اہل سنت حضرت مولاناسید محمد نظام الدین المعروف "نجم میاں" دام ظلہ زیب سجادہ خانقاہ عالیہ نعیمیہ دیناج پوربنگال،سے اس کاذکر کیاتومحترم موصوف خوشی کے ساتھ اس کی طباعت کوتیارہوگئے ۔اوراس طرح حضرت کے تعاون سے صدرالافاضل ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) خانقاہ عالیہ قادریہ نعیمیہ اسلامپور دبراج پور بیر بھوم مغربی بنگال۔کے زیراہتمام یہ کتاب چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

محترم موصوف خاندان صدرالافاضل میں اس وقت ممتازو نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

اپنے جد کریم کی طرح مذہبی وسیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔خطابت کے میدان میں ایک الگ مقام حاصل ہے۔مذہبی و مسلکی سرگرمیوں میں کافی دل چسپی رکھتے ہیں۔یقیناً محترم موصوف اپنے جدکریم کے مظہراتم ہیں ۔اللہ پاک محترم موصوف کوعمرخضرعطافرمائے۔اورمزیدبلندیاں نصیب فرمائے۔اوران کے ساتھ ہمیں بھی حضور صدرالافاضل قدس سرہ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔اوراس کتاب کے صدقے مولیٰ تعالیٰ ہمیں بھی حج وزیارت حرمین شریفین سے مشرف فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

نیازمند: محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور

۱۰/ ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ۔یکشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی افضل وخاتم انبیائہ

سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۱۳۵۴ھ میں جب یہ فقیر حقیر بتوفیقہ تعالیٰ وکرمہ حرمین طیبین کی حاضری سے مشرف فرمایا گیا۔اس سفر میں دیکھا کہ عازمین حج کو مسائل حج وزیارت میں رہنمائی کی شدید ضرورت ہے اگرچہ اس بیان میں نفیس کتابیں موجود ہیں لیکن حجاج کی ہمتیں طویل مضامین اور مبسوط کتاب کا مطالعہ کرنے اور محفوظ رکھنے سے قاصر ہیں۔اور قلت فرصت بھی یہی چاہتی ہے کہ ایک مختصر کتاب ہو جس میں ہر مقام کے افعال انہیں ایک ہی جگہ مل جائیں ۔اس ضرورت سے فقیر کو جہاز ہی میں ایک مختصر رسالہ تصنیف کرنا پڑا۔اس کی جہاز ہی میں کاربن کے ذریعہ کثیر نقلیں کرلی گئیں اور حجاج کو اس سے بہت فائدہ ہوا۔فقیر کے پاس اس رسالہ کی کوئی کاپی نہ رہی۔اب پھر ۱۳۵۷ھ میں حضرت کارساز بندہ نواز تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں حاضری حرمین کی نعمت سے دوبارہ سرفراز فرمایا تو اس فقیر نے رسالہ کو مرتب کیا تاکہ حرمین کے حاضری دینے والوں کو سہولت ہو اور اس فقیر بے بضاعت کے لیے دعا فرمائیں۔مولیٰ سبحانہ اس عمل کو مقبول فرمائے۔آمین۔

محمد نعیم الدین مرادآبادی غفرلہ

۲۴/شوال المکرم ۱۳۵۷

حج

فریضہ محکمہ ہے۔اس کی فرضیت دلائل قطعیہ سے ثابت اوراس کا منکر کافر ہے۔حج ۹ہجری میں فرض ہوا۔حج کرنا تمام عمر میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔

فرضیت حج کے شرائط

حج کی فرضیت کے لیے چند شرائط ہیں:

۱۔اسلام ۲۔عقل ۳۔بلوغ ۴۔حریت ۵۔زادراحلہ (توشہ سفر وسواری پر قدرت[۱] ۶۔حج کی فرضیت کا علم ۷۔بدن کی سلامتی[۲] ۸۔راہ کا امن[۳] ۹۔عورت کے لیے جب کہ اسکو حج کے واسطے تین منزل یازیادہ کی مسافت طے کرنی ہو توشوہر یاایسا محرم کا ہونا جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہوخواہ وہ عورت جوان ہویابوڑھی بغیر شوہر یاایسے محرم کی ہمراہی کے عورت کے لیے سفر جائز نہیں اور یہ میسر نہ ہوتو اس پر حج واجب نہیں۔۱۰۔عورت کے لیے موت یاطلاق کی عدت میں نہ ہونا۔

---

[۱]اس قدرت سے مراد یہ ہے کہ آدمی کے پاس اپنے مسکن لباس خدام اثاث البیت اور پیشہ کے آلات سے زائد اتنامال ہو کہ مکہ مکرمہ تک سواری پر آنے جانے اوردوان سفر میں ضروریات خوردونوش کے لیے کفایت کرے۔اور جن کانفقہ اس کے ذمہ ہے انہیں واپسی کے وقت تک کاخرچ دے سکے۔

[۲]یعنی مفلوج، اپاہج، نابینا، ساقط القوت اور بوڑھاو بیمار نہ ہونا، ایسے ہی محبوس اور بادشاہ سے خائف نہ ہونا بھی ہے۔

[۳]راہ میں بسلامتی سفر کرناغالب ہو توحج فرض ہو گاورنہ نہیں۔

سفر حج کے آداب وسنن

عازم حج کووالدین سے اجازت لیناچاہیئے اگر والدین[۱] اس کی خدمت کے محتاج ہیں توحج کو نہ جائے۔قرض خواہ سے بھی اجازت لینی چاہیئے [۲]۔اور تمام گناہوں سے بصدق دل توبہ کرے۔اوراہل حقوق کے جن حقوق کی ادا ممکن ہوانہیں اداکرے اپنی تقصیروں پرنادم ہو۔آئندہ کے لیے اتباع شرع کاپختہ ارادہ کرے۔اس سفر سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔نمودونمائش فخروغیرہ کے خیالات سے دل پاک رکھے۔توشہ مال حلال سے ہو۔فراخ دلی سے خرچ کرے۔ہمراہیوں کی مددکرے۔فقیروں کوصدقہ دے۔کئی شخص ہمراہ ہوں تو ایک کو سرداربنالیاجائے روانگی کے وقت عزیزوں،دوستوں سے ملنااوران سے قصور معاف کرانااوراپنے لیے دعائے برکت کی درخواست کرنااوران کے جان ومال ،تندرستی عافیت ،عزت واولادکوخداکے سپرد کرناچاہیئے۔سفر کالباس پہن کرگھر میں چاررکعت نفل[۳] الحمداور قل کے ساتھ پڑھ کر یہ دعاپڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ، وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِی، وَأَنْتَ رَجَائِی، اللّٰهُمَّ اكْفِنِی مَا أَهَمَّنِی وما لا أَهْتَمَّ لَهُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، عَزَّجَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَاإِلٰهَ غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰى، وَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی، وَوَجِّهْنِی اِلی

---

[۱] دادااوردادیاں اور بھی والدین کے حکم میں ہیں۔

[۲] اورانہیں بھی چاہیئے کہ اجازت دے دیں۔

[۳] اگر وقت مکروہ نہ ہو۔

الْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ. وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

سفر کو روانہ ہوتے وقت کچھ صدقہ دے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَاحْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

اور آیت الکرسی اور سورہ اخلاص اور سوہ فلق و سورہ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔

اور سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي فِي خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

سفر کے لیے روز پنجشنبہ یا دوشبہ یا جمعہ بہتر ہے۔سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج وداع میں پنج شنبہ کو روانہ ہوئے۔ سفر میں باطہارت رہنے کا اہتمام رکھیں۔زبان کی حفاظت کریں۔ایسی بات نہ کہیں جس میں کراہت تنزیہی ہو۔بے فائدہ مباح باتوں سے بھی تابمقدور بچیں۔اکثر اوقات مشغول ذکر رہیں۔جس مسجد میں نماز پڑھنے کا معمول ہو اس سے بھی رخصت ہوں وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت سورہ اخلاص سے پڑھیں پھر دعا مانگیں۔اس سفر میں کوشش کریں کہ عالم دین اور صلحا کا ساتھ ہو جو نصیحت کرتے اور تلقین صبر فرماتے اور حج و زیارت کا شوق زیادہ کرتے اور مناسک و زیارت کی فضیلت و برکت ذہن نشین کرتے اور علمی و دینی مدد دین پہنچاتے رہیں۔

مکان سے خوش وخرم بر آمد ہوں۔دل میں خوف الٰہی رہے۔غصہ بد خلقی سے اجتناب کریں۔جس قدر ہوسکے دوسروں کو مدد دیں۔حمالوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بار نہ رکھیں۔اس سفر کو چلتے وقت تارک الدنیا کی طرح روانہ ہوں۔

افعال حج کا بیان

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے والے کو احرام باندھنا،ضروری ہے۔بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز نہیں۔حج کا ارادہ کرنے والے کو میقات سے احرام باندھنا چاہئے۔میقات وہ مقامات ہیں جس سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے والے کو بغیر احرام گزرنا جائز نہیں۔یہ میقات پانچ (۵) ہیں۔

(۱) ذوالحلیفہ۔اس کو عوام ابیار علی کہتے ہیں۔یہ مدینہ طیبہ سے کم وبیش پانچ (۵) میل کے فاصلہ پر ہے۔اور مکہ مکرمہ سے نو (۹) یا دس (۱۰) میل۔اہل مدینہ کا یہی میقات ہے اور یہ میقات باقی تمام میقاتوں کی نسبت مکہ معظمہ سے دور ہے۔

(۲) ذات عرق۔یہ ایک بستی ہے جس میں عراق نامی ایک پہاڑ واقع تھا۔اب یہ بستی باقی نہیں ہے ویران ہو گئی۔یہ مقام مکہ مکرمہ سے دو (۲) یا تین (۳) منزل کے فاصلہ پر ہے۔اہل عراق کا یہی میقات ہے۔

(۳) جحفہ۔اس مقام کا نام اصل میں مہیعہ تھا۔یہاں کبھی آبادی تھی جو سیلاب میں بہہ گئی۔اور اس کے خفیف نشان باقی رہ گئے۔یہ مقام رابغ کے قریب ہے۔مکہ مکرمہ سے تین منزل کے فاصلے پر جانب شمال ومغرب تبوک کی راہ پر واقع ہے۔یہ شامیوں

کا میقات ہے۔

(۴) قرن۔ یہ مکہ مکرمہ سے دو(۲) منزل کے قریب فاصلہ پر ہے۔ عرفات کی نہر کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ اہل نجد کا میقات یہ ہے۔

(۵) یلملم۔ یہ مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہی ہے۔ جو دو(۲) منزل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس زمانہ میں اس کو سعدیہ کہتے ہیں ، یہ اہل یمن کا میقات ہے۔ جو شخص ان میقاتوں سے یا ان کی محاذات سے گزرے اس پر وہیں سے احرام باندھنا لازم ہو جاتا ہے۔ ہندوستان سے جانے والوں کے لیے یلملم کی محاذات سمندر ہی میں آجاتی ہے۔ جہاز جب وہاں پہنچتا ہے سیٹی دیتا ہے۔ جو لوگ حج کے لیے جا رہے ہوں انہیں اس وقت احرام باندھ لینا چاہئے۔ ہوائی جہاز سے جانے والے کامران میں احرام باندھیں ، کیوں کہ ہوائی جہاز وہاں اترتا ہے۔ احرام کی سنتیں ادا کرنا وہاں آسان گا۔ یا احرام باندھ کر جہاز میں سوار ہوں اور یہی بہتر ہے۔ جو شخص جس راہ سے مکہ مکرمہ جا رہا ہو اس راہ پر جو میقات اس کو ملے وہیں سے احرام باندھے۔ اگر ایک شخص کا دو(۲) میقاتوں پر گزر ہو تو جو میقات پہلے آئے اس سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسرے سے باندھا جب بھی مضائقہ نہیں ۔ اگر میقات سے گزرنے والا مکہ مکرمہ کی حاضری کا ارادہ نہیں رکھتا کہیں اور کا قصد ہے مثلاً حج سے پہلے مدینہ طیبہ کی حاضری کا عزم ہے تو اس وقت میقات سے بغیر احرام گزرنا جائز ہے۔ جب مدینہ طیبہ سے بارادہ احرام حج روانہ ہوا تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھے، بلکہ بہتر ہے کہ مسجد نبوی سے احرام باندھے کیوں کہ میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے۔

احرام کا طریقہ

احرام کا طریقہ یہ ہے کہ عازم حج مسواک کرے،وضو کرے۔اور مستحب ہے کہ غسل[۱]کرے ۔اس غسل میں صابون وغیرہ لگائے اوربدن کوخوب صاف کرے۔غسل سے مونچھیں کتروانا،ناخون ترشوانا،بغلوں کے بال دور کرنا،زیرناف کی صفائی کرنا مستحب ہے۔اور جس مرد کوعادت ہواس کو سر منڈانا ہی بہتر ہے۔اگر سر پر بال رکھتا ہو تواس میں کنگھی کرے، تیل لگائے ،مرد سلے کپڑے اور موزے اتار دے اورایک تہ بند باندھے اورایک چادر کاندھوں سے اوڑھے ۔ مستحب ہے کہ یہ دونوں کپڑے نئے اور سفید ہوں ورنہ دھلے ہوئے صاف ہوں۔تہ بند کے کناروں میں گرہ نہ لگائے ،تہ بند کو کمر بند وغیرہ سے نہ باندھے اوراس میں پن نہ لگائے کہ مکروہ ہے۔احرام سے پہلے ایسی خوشبو لگائے جس کا جرم باقی نہ رہے۔پھر دو رکعتیں [۲] پڑھے۔ان میں سے پہلی میں قل یاایھاالکافرون ،دوسری میں قل ھواللہ پڑھنا افضل ہے۔اس کے بعد مفرد[۳] یہ کہے:

اللّٰھُمَّ إِنِّیٓ أُرِیدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی نَوَیْتُ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعَالیٰ۔

اور متمتع[۴] یہ کہے:

---

[۱] حتی کہ بچے کو بھی غسل کرایا جائے اور عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو تو بھی غسل کرے۔

[۲] اگر وقت مکروہ نہ ہو۔[۳]یعنی وہ شخص جو صرف حج کے لیے احرام باندھے

[۴]یعنی وہ شخص جو میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اورمکہ مکرمہ میں عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائے پھر حج کا احرام باندھے۔

اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُرِیدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِی، وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَأَحْرَمْتُ بِھَا مُخلِصاً لِلّٰہِ تَعالیٰ۔

اور قارن[۵] یہ کہے:

اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أُرِیدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِی، وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَوَ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخلِصاً لِلّٰہِ تَعالیٰ۔

پھر بہ نیت حج اس طرح تلبیہ پڑھے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لا شَرِیكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لا شَرِیكَ لَكَ۔

تلبیہ کے الفاظ اس سے کم نہ کرے کہ مکروہ ہے اورزیادہ کرناافضل ہے۔زیادہ کرناہوتومذکورہ الفاظ کے بعد یہ کہے:

لَبَّیْکَ إِلٰہَ الْخَلْقِ غَفَّارَ الذُّنُوبِ، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّه بِیَدَیْکَ وَالرُّغْبا إِلَیْكَ۔

شروع میں تین مرتبہ لبیک کہے۔ بعد لبیک درود شریف پڑھے اورآہستہ دعامانگے۔لبیک کی کثرت کرے اوربلند آواز سے کہے۔فرض نمازوں کے بعد اور سواروں اورپیادوں سے ملتے وقت،بلندی پرچڑھتے اورپستی میں اترتے اور سحر کواورخواب سے بیدارہوتے وقت اورہر مرتبہ سوارہوتے اوراترتے وقت لبیک پڑھاکرے۔بہ نیت احرام لبیک کہہ کرآدمی مُحرِم ہوجاتاہے،اب اس پرلازم ہے کہ جماع سے اور عورتوں کے سامنے جماع کے ذکرسے اور فحش باتوں سے اور گناہوں سے اور خداکی نافرمانی سے اور لڑائی جھگڑے

---

[۱]یعنی وہ شخص جوحج اور عمرہ دونوں ملاکراداکرے اوردونوں کااحرام ایک ہی دفعہ باندھے

سے اور خشکی کے شکار سے اور شکار کے بتانے اور اس کی طرف اشارہ کرنے سے اور سِلا[۱] کپڑا پہننے ،عمامہ باندھنے ،ٹوپی اوڑھنے ،موزے پہننے ،سر اور چہرہ ڈھکنے، خوشبو لگانے، بال منڈانے، کتروانے، اکھاڑنے، ناخن تراشنے سے بچے۔[۲]

حالت احرام میں غسل[۳] کرنا، سرمہ لگانا اور خیمے ،شامیانے محمل وغیرہ کے سایہ میں بیٹھنا، کمر میں ہمیانی باندھنا، انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ عورت کو سر کا چھپانا، موزے دستانے اور سلے ہوئے کپڑے پہننا ممنوع نہیں۔ نامحرم سے پردہ کرنے کے لیے پنکھا وغیرہ کوئی چیز چہرہ سے دور کرکے سامنے کرے ،عورت تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے صرف اتنی آواز سے کہے کہ دوسرا اسن لے۔

دخول مکہ معظمہ

مکہ معظمہ کے گرد کئی کوس تک ہر جانب حرم ہے کہ اس کی حدیں مقرر ہیں ،راستوں پر ان کے نشان ہیں۔ ان حدود کے اندر تر گھاس اکھاڑنا...... درخت کاٹنا، وہاں کے وحشی

---

[۱] سلے کپڑے کا پہننا حرام ہے۔ جس طرح کہ پہنا جاتا ہے جسم پر ڈالنا ممنوع نہیں۔ حتی کہ اگر کسی نے کرتا یا پاجامہ کو تہ بند کی طرح لپیٹ لیا یا اچکن وعبا کو کاندھوں پر ڈال لیا اور آستینوں میں ہاتھ ڈالے تو مضائقہ نہیں۔

[۲] اسی طرح تیل پھلیل مہندی بھی لگانا جائز نہیں۔

[۳] مگر سر کو ختمی وغیرہ سے دھونا اور زور سے رگڑنا جس سے بال ٹوٹیں یا جوئیں مریں یہ جائز نہیں۔

جانوروں کو ایذا دینا حرام ہے۔مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔اور یہ بھی مستحب ہے کہ دن میں باب المعلیٰ سے داخل ہوتا کہ داخل ہوتے وقت باب بیت الحرام کی طرف منہ رہے۔اور مستحب ہے کہ باب السلام تک پہنچنے تک تلبیہ کہتا رہے اور باب السلام سے مسجد حرام شریف میں نہایت تواضع، فروتنی، عاجزی کے ساتھ اس بقعہ پاک کی عظمت وجلالت کالحاظ کرتے ہوئے تلبیہ پڑھتا داخل ہو۔انبوہ وازدہام کے ساتھ لطف ونرمی کرے۔اورجب کعبہ شریف نظر آئے تو تین (۳) بار ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہے۔

اوردرود شریف پڑھے۔اورداخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم رکھے اور پڑھے:

بِسۡمِ اللهِ وَالۡحَمۡدِ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُعَلٰی رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِی أَبۡوَابَ رَحۡمَتِك وَأَدۡخِلۡنِی فِيهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّیٓ أَسۡأَلُكَ فِی مَقَامِی هٰذَا أَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَنۡ تَرۡحَمَنِی وَتُقِيلَ عَثۡرَتِی وَتَغۡفِرَ ذُنُوبِی وَتَضَعَ عَنِّی وِزۡرِی۔

جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تو تکبیر وتہلیل کے بعد کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكۡبَرُ اللّٰهُمَّ أَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ وَإِلَيۡكَ يَرۡجِعُ السّلامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدۡ بَيۡتَك هٰذَا تَعۡظِيمًا وَتَشۡرِيفًا وَمَهَابَةً أَعُوذُ بِرَبِّ البَيۡتِ مِنۡ ضَيقِ الصَّدرِوَعَذَابِ القَبۡرِاَللّٰهُمَّ أَدۡخِلۡنِی الجَنَّةَ بِلَاحِسَابٍ۔

اس کے بعد جوچاہے دعامانگے ،کیوں کہ کعبہ معظمہ کے دیکھنے کے وقت دعامقبول ومستجاب ہے۔اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے حجراسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اسود کے قریب اس طرح کھڑا ہو کہ تمام سنگ اسود اپنے داہنے

رہے۔اب اس طرح طواف کی نیت کرے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي۔

اس کے بعد کعبہ کو منہ کئے ہوئے اپنی داہنی طرف تھوڑاہٹ کر ہجر اسود کی طرف منہ کرکے جس طرح نماز میں دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے اسی طرح ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کرکے ہاتھ اٹھاکر:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ۔ پڑھے۔

ہاتھ چھوڑدے اور حجر اسود شریف کو اس طرح بوسہ دے کہ آواز نہ پیدا ہو۔اور بوسہ دینے کی کوشش میں کسی کو ایذا نہ دے،اگر بغیر ایذا یہ میسر نہ ہوسکے تو حجر شریف کو ہاتھ سے چھوکر ہاتھ چوم لے یا کسی اور چیز کو لگاکر اس کو چوم لے۔یہ بھی نہ ہوسکے تو اس کی طرف ہاتھ اٹھاکر ہاتھوں کا اندرونی رخ اس کی طرف کرکے چوم لے۔اور تکبیر و تہلیل اور حمد وصلاۃ پڑھے۔اور حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت کہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ طَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ۔

پھر دروازے کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ آمَنْتُ بِاللهِ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ۔

جب سنگ اسود کے سامنے سے گزر جائے تو سیدھا ہوکر طواف کے لیے اس طرح چلے

کہ کعبہ معظمہ بائیں طرف ہو۔ کسی کو ایذا نہ دے اور مرد اپنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے کہ داہنا شانہ کھلا رہے اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ یہ صرف اس طواف کے ساتوں دوروں میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے۔ طواف کے پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے یعنی جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا زور آور بہادروں کی طرح شانے ہلانا ہے۔ کودے نہیں۔ جب مُلتزم کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ أَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

جب رکن عراقی کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ۔

میزاب رحمت کے سامنے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ شَرْبَةً هَنِيئَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا۔

رکن شامی کے سامنے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مبرورًا، وسعيًا مشكورًا، وذنبًا مغفورًا، تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔

رکن یمانی کے سامنے آئے تو اس کو تبرکاً دونوں ہاتھوں سے مس کرے اور یہ دعا پڑھے:

اللھُمَّ إِنِّی أعوذُبِكَ مِنَ الكُفرِ والفقرِ، وَمِن عَذاب القَبرِوَ أَسألُكَ العَفوَوَالعَافِيَةَ فِی الدِّينِ وَالدُّنيَاوَالآخِرَةِ۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مستجاب ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

یہاں یہ دعا پڑھو:

رَبَّنَا آتِنَافِی الدُّنيَاحَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِحَسَنَةً وَقِنَاعَذَابَ النَّارِ۔

دعائیں آہستہ پڑھی جائیں کہ پڑھنے والا خود سن لے۔ حجر اسود کے پاس پہنچ کر ایک دورہ ختم ہوا۔ اب پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا ہاتھ یا کسی اور چیز کو مس کرکے چومے، یا اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر چوم لے۔ اسی طرح بیت اللہ کا مع حطیم کے سات (۷) مرتبہ طواف کرے۔ ہر طواف میں جب حجر اسود کے پاس آئے اس کو بوسہ دے یا کوئی اور چیز یا ہاتھ لگا کر چومے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اسی کو استلام کہتے ہیں۔

طواف کے ساتوں دوروں سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کریں، اس طواف کو طواف قدوم اور تحیۃ اور طواف لقاء کہتے ہیں۔ یہ مسافر کے لیے سنت ہے مکی کے لیے نہیں اور جو عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے حق میں یہ طواف عمرہ کا ہے، اسی طرح قارن کے حق میں ہے۔ طواف کسے فارغ ہو کر مقام ابراہیم میں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، پڑھ کر دوگانہ طواف کا پڑھیں یہ واجب ہے۔ اس دوگانہ کی پہلی رکعت میں ''قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ'' اور دوسری میں ''قُلْ هُوَاللہ'' پڑھیں۔

بشرطیکہ وقت ایسا ہو جس میں نوافل مُباح ہیں۔ مقام ابراہیم میں موقع نہ ملے تو یہ رکعتیں حرم شریف میں کسی جگہ ادا کرلیں۔ بہتر ہے کہ کعبہ معظمہ کے اندر ہو یا حطیم

میں میزاب رحمت کے نیچے یااور کہیں۔کعبہ معظمہ کے قریب ان رکعتوں کے بعد دین ودنیاکے جس مقصد کے لیے چاہے دعامانگے۔اور یہ دعابہت بہتر ہے کہ اس بہت فوائد حدیث شریف میں آئے ہیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّی وَعَلَانِيَتِی فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِی، وَتَعْلَمُ حَاجَتِی فَأَعْطِنِی سُؤَالِی، وَتَعْلَمُ مَا نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوبِی اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِی وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِی إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِی وَرَضِّنِی مِنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِی يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

اگراس طواف کے بعد سعی ہے توملتزم سے لپٹے اوراپناسینہ اورپیٹ اوررخساراس پررکھے اوردونوں ہاتھ سرسے اونچے کرکے دیوارپرپھیلائے اوریہ دعاکرے:

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّی نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ۔

آب زمزم شریف پرحاضرہو تین(۳)سانسوں میں جس قدرپیاجاسکے خوب آسودہ ہوکرپیو۔بسم اللہ سے شروع کرواورپی کرالحمدللہ کہو۔اوریہ دعاپڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسأَلُكَ علماً نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً وشفاءً مِن كُلِّ دَاءٍ۔

اب حجراسودکااستلام کرکے باب صفاسے صفاکی طرف چلواورصفاکے زینہ پرکھڑے ہو۔زینہ پرچڑھنے سے پہلے یہ دعاپڑھو:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔

صفاکے زینہ پرروبہ قبلہ کھڑے ہوکردونوں ہاتھ دعاکی طرح آسمان کی طرف اپنے

شانوں تک بلند کرو اور تسبیح و تہلیل و درود پڑھو اور یہ دعا پڑھو:

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا أَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا أَلْھَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، وَصَدَقَ وَعْدَہٗ، وَنَصَرَ عَبْدَہٗ، وَأَعَزَّ جُنْدَہٗ، وَھَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاہُ مُخْلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُونَ اللّٰھُمَّ إِنَّکَ قُلتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُونِی أَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ إِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیعَادَ وَإِنِّی أَسْأَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِی لِلإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَہُ مِنِّی حَتّٰی تَوَفَّانِی وَأَنَا مُسْلِمٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ اللّٰھمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَأَتْبَاعِہٖ إِلٰی یَوْمِ الدِّینِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِی وَلِلْمُسْلِمِینَ أَجْمَعِینَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِینَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔

پھر اسی طرح سعی کی نیت کرو۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أُرِیدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ عَلَیَّ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی۔

اب صفا سے اتر کر مروہ کو ذکر کرتے چلو۔ ہر دونوں [۱]میلوں کے درمیان معتدل طور پر دوڑ کر چلیں مگر کسی کو ایذا نہ ہو اس وقت اس دعا کو پڑھو۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ. وَاھْدِنِی لِلَّتِی ھِیَ أَقْوَمُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مبرورًا، وسعیًا مشکورًا، وذنبًا مغفورًا، اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ

[۱]دونوں میل سبز رنگ تمہارے بائیں ہاتھ کو حرم کی دیوار سے متصل ملیں گے۔۱۲

وَلِلمؤمِنِينَ وَالمُؤمِنَاتِ وَالمُسْلِمِينَ وَالمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَاحَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِحَسَنَةً وَقِنَاعَذَابَ النَّارِ۔

دوسرے میل سے گزر کر یہ دعا پڑھتے ہوئے حسب عادت چلو:

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

مروہ پہنچ کر پہلی سیڑھی پر چڑھو۔ اوراس کے قریب زمین پر کھڑا ہونا بھی کافی ہے۔ اب کعبہ روہو کر یہاں بھی صفاکی طرح تسبیح و تکبیر و حمد و ثناودرود پڑھو۔ یہ ایک پھیرا ہوا۔ پھر یہاں سے اسی طرح صفا کو چلو جیسے آئے تھے۔ مرد دونوں میلوں کے درمیان دوڑیں پھر معمولی رفتار سے چل کر صفاتک آئیں اوراسی طرح پھر جائیں، ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کریں اسی کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔ حائضہ عورت بھی سعی کرسکتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ عبادات حج میں سے جو مسجد میں ہیں ان میں طہارت شرط ہے۔ جیسے کہ طواف میں۔ اور جو مسجد میں نہیں جیسے کہ سعی، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، رمی جمار وغیرہ ان میں طہارت شرط نہیں، لیکن سعی کا باوضو ہونا مستحب ہے۔ سعی کے بعد مسجد حرام میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ عمرہ طواف و سعی کے افعال ہی کو کہتے ہیں۔ قارن و متمتع کے لیے یہ عمرہ ہو گیا اور مفرد کے لیے یہ طواف قدوم ہے۔ قارن و متمتع کے لیے یہ عمرہ ہو گیا۔ اور مفرد کے لیے یہ طواف قدوم ہے۔ قارن اس کے بعد بہ نیت طواف قدوم ایک طواف و سعی ادا کرے۔ قارن و مفرد دونوں مکہ مکرمہ میں بحالت احرام رہیں۔ اور لبیک

کہتے رہیں ان کی لبیک دسویں ذی الحجہ کو رمی کے وقت ختم ہو گی اسی وقت احرام سے باہر ائیں گے۔ متمتع اور معتمر شروع طواف کعبہ شریف سے پہلی مرتبہ سنگ اسود کو چومتے ہی لبیک چھوڑدیں اور طواف وسعی کے بعد سر منڈا کر یا سر کے بال کترواکر احرام سے باہر آئیں۔ عورتیں صرف بقدر ایک انگشت بال کتروائیں۔ تمام حاجی مفرد ہوں یا متمتع یا قارن منیٰ جانے کے وقت یعنی آٹھویں تاریخ تک مکہ مکرمہ میں رہیں گے ۔اس زمانہ میں جس قدر چاہیں نفل طواف بغیر اضطباع ورمل وسعی کرتے رہیں ۔اور طواف کے ہر سات دوروں کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز[۱] پڑھا کریں ۔مسافر کے لیے نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔

منیٰ میں روانگی

یوم الترویہ یعنی آٹھ تاریخ جو احرام میں نہ ہو غسل کر کے احرام باندھ لے اور کعبہ مکرمہ کا طواف کر کے دوگانہ طواف ادا کرے۔ پھر دو رکعت سنت احرام پڑھ کر حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔ بعد طلوع آفتاب منیٰ کو روانہ ہو۔ نماز ظہر منیٰ میں پڑھے۔ منیٰ کو پیادہ پا جانے کا ثواب عظیم ہے۔ راہ میں لبیک وثنا ودعا ودرود شریف کی کثرت کرو۔ منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنیٰ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلیٰ اَوْلِیَائِکَ

شب کو منی میں ٹھہریں۔ آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک پانچ نمازیں مسجد خیف میں پڑھیں۔

---

[۱]وقت غیر مکروہ میں۔ ۱۲

یوم الحج اور عرفات کی روانگی

عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد لبیک وذکر درود شریف میں مشغول رہیں جب تک کہ آفتاب اتنا بلند ہو کہ **کوہ ثبیر** پر جو مسجد خیف کے سامنے ہے نمودار ہو۔ اب عرفات کو روانہ ہوں ۔ دل غیر سے خالی کر کے ذکر الٰہی میں مشغول رہیں ۔ لبیک کی کثرت کریں۔ منیٰ سے روانہ ہو کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ أَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُوْرًا وَحَجِّي مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِي وَلَا تُخَيِّبْنِي وَبَارِكْ لِي فِي سَفَرِي وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِي، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ أجعلها اقرب غدوة غدوتها مِن رِضوَانِكَ وأبعدها مِن سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ إليكَ غدوتُ وَعَلَيكَ اِعتمدتُ وَوَجهَكَ أَردتُ فاجعلنِي ممن تُباهي بِهِ اليومَ مَن هُو خيرٌ مِنّي وأفضلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

بطن [۱] عرفہ کے سوا عرفات میں جہاں چاہے ٹھہرے۔ جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا میسر ہو تو بہتر ہے ، یہاں صدقہ ، خیرات، ذکر، استغفار، زاری، دعا، درود شریف اور کلمہ توحید میں مشغول رہے۔ دوپہر کے بعد غسل کرو۔ یہ غسل سنت مؤکدہ ہے۔ نہ ہو سکے تو وضو کر لو۔ نماز پڑھو، اپنے گناہوں پر شرمند ہو کر توبہ واستغفار کرو، اور ثناء ودعا میں مشغول رہو۔ درود شریف کی جس قدر ہو سکے کثرت کرو۔ قرآن مجید کی

---

[۱] بطن عرفہ عرفات کے متصل موقف کے بائیں جانب ایک وادی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شیطان کو دیکھا اور حکم کیا کہ اس میں کوئی وقوف نہ کرے۔

تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر اطمینان کرکے یقین کرو کہ میں آج گناہوں سے ایساپاک ہوگیا جب شکم مادر سے پیدا ہونے کے وقت تھا۔ آئندہ کے لیے اس پاکی کوبر قرار رکھنے کے لیے گناہوں سے پرہیز کرنے کا عزم مستحکم کرلو۔ غروب آفتاب تک عرفات میں حاضر رہو اور اپنے اور اپنے اعزہ واقارب خویش واحباب اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرو۔

مزدلفہ کی روانگی

جب آفتاب کے غروب کا یقین ہوجائے تو مزدلفہ کو چلو اور اب روانگی میں دیر نہ کرو۔ راہ میں ذکر و دعا و لبیک و زاری میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِلَیْكَ أَفَضْتُ وَ فِی رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِن سَخَطِكَ رَھِبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِی وَعَظِّمْ أَجْرِی وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِی وَارْحَمْ تَضَرُّعِی وَاسْتَجِبْ دُعَائِی وَأَعْطِنِی سُؤْلِی اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا آخِرَ عَھْدِنا مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِیفِ العَظِیمِ وَارْزُقْنَا العَودَ إِلَیهِ مَرَّاتٍ کَثِیرَۃً بِلُطْفِكَ العَمِیمِ۔

مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَمْعٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْزُقَنِی جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّهِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبِّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبِّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْھِكَ الْقَدِیْمِ أَنْ تَغْفِرَلِی ذُنُوبِی وَتَرْحَمَنِی وَتَجْمَعَ عَلَی الْھُدیٰ أَمْرِی وَتَجْعَلِ التَّقْویٰ زَادِی وَ ذُخْرِی وَالْآخِرَۃَ مآلِی وَھَبْ رِضَاكَ عَنِّی فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ یَا مَنْ بِیَدِہِ الْخَیْرُ کُلُّهُ أَعطِنِی الخَیرِ

كُلَّهُ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهُ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِي وَشَحْمِي وَشَعْرِي وَسَائِرَ جَوَارِحِي عَلَى النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

مزدلفہ میں جہاں تک ہوسکے راستہ کو چھوڑ کر جبل قزح کے قریب ورنہ جہاں میسر ہو اترو۔ اب یہاں پہنچ کر وقت عشاء میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھو۔ اور دونوں کے لیے ایک اذان اور ایک تکبیر۔ مغرب اور عشاء کے فرضوں میں فاصلہ نہ کرو۔ دونوں سے فارغ ہو کر مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو۔ یہاں مغرب کی نماز کا یہی وقت ہے اس وقت وہ قضا نہ ہوئی۔ اور ابھی پڑھی جائے گی حتی کہ عرفات یا راہ میں مغرب پڑھ لینا ممنوع ہے۔ اگر پڑھ لی تو فجر تک اس کا اعادہ کرنا ہو گا۔ اب جتنا ہو سکے ذکر کرو۔ لبیک کہو، درود دعا وزاری میں رات گزارو۔ اور جو جو آرزوئیں ہوں اللہ سے مانگو۔ فجر اول وقت اندھیرے میں پڑھو پھر مشعر حرام میں اور یہ میسر نہ ہو تو وادی محسر کے سوا مزدلفہ میں جہاں ہوسکے وقوف کرو۔ یہ وقوف واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تکبیر وتہلیل وتلبیہ ودرود میں مشغول رہو اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کرو اور اس سے اپنی حاجتیں مانگو۔ یہاں حقوق العباد بھی معاف ہوتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وإسرافِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي؛ وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعوذُ بِكَ مِنَ الفَقْرِ وَ الكُفْرِ وَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمّ والحُزن، وأعوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ والبُخلِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَأسألكَ أَنْ تَقضِيَ عَنِّي المَغْرَمَ وَأَن تعفوعَنِّي مَظَالِمَ الْعِبادِ وَأَن تَقْضِي

عَنِّی الخُصُومَ والغرما وَأَصحَابَ الْحُقُوقِ اَللّٰهُمَّ أَعطِ نَفْسِی تَقْوَاهَاوَ زَکِّهَا أَنْتَ خَیْرُمَنْ زَکَّاهَا، أَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ، وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّوَمِنْ بَوَارِلَائِمٍ وَمِنْ فِتْنَۃِ المَسِیحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِینَ۔

مزدلفہ کے وقوف کاوقت طلوع فجر سے صبح کے خوب روشن ہونے تک ہے۔ طلوع آفتاب سے قبل صبح خوب روشن ہوجانے پر یہاں سے منیٰ کو چلو اور مزدلفہ سے رمی جمار کے لیے کھجور کی گٹھلی کے برابر کنکریاں لے کر دھو کر رکھو۔

مزدلفہ سے روانگی اور منیٰ وحج کے باقی افعال

دسویں تاریخ طلوع آفتاب سے پہلے خوب روشن فجر میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلو، رستہ میں تسبیح وتہلیل، تکبیر وثنااور لبیک پڑھتے جاؤاور یہ دعاپڑھو۔

اَللّٰهُمَّ إِلَیْكَ أَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ وَ إِلَیْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِی وَعَظِّمْ أَجْرِی وَارْحَمْ تَضَرُّعِی وَاقْبَلْ تَوْبَتِی وَاسْتَجِبْ دُعَائِی۔

وادی محسر کو تیزی کے ساتھ طے کرواور یہ پڑھتے جاؤ:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ.

جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعاپڑھنا:

اَللّٰهُمَّ هٰذه منیٰ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلیٰ اَوْلِیَائِكَ۔

رمی جمار

منی میں پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبیٰ کو جاؤ۔ وہاں زوال سے پہلے پہنچ لو بلکہ اسے سے

اور جس قدر جلد ممکن ہو۔ یہاں بطن وادی میں سے کھڑے ہو کر نیچے سات (۷) کنکریاں جمرہ پر ماریں ۔ ہر کنکری انگشت شہادت اور انگوٹھے کی چٹکی سے اللہ اکبر کہہ کر ماریں۔ جمرہ کے اوپر سے کھڑے ہو کر نہ ماریں۔ کنکریاں اس طرح ماریں کہ جمرہ تک پہنچیں یا اسے تین ہاتھ فاصلہ تک گریں ۔ اس سے زیادہ دور گری تو شمار نہ کی جائے گی۔ پہلی کنکری کے ساتھ تلبیہ قطع کریں اور یہاں نہ ٹھہریں، رمی کر کے فوراً منیٰ واپس آئیں ۔ اس روز دوسرے کسی جمرہ کی رمی نہیں ہے۔ اب شکر حج میں قربانی کریں یہ قربانی قارن اور متمتع پر واجب اور مفرد کے لیے مستحب ہے۔ خواہ یہ لوگ غنی ہوں یا فقیر۔ اور جو شرائط عید اضحیٰ کی قربانی میں ہیں وہی اس میں، جو نادار قربانی کی استطاعت نہ رکھے قرآن و تمتع میں اس پر بجائے قربانی کے دس (۱۰) روزے واجب ہیں۔

تین (۳) تو حج کے مہینوں میں، یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے اس درمیان میں جب چاہے متفرق یا متواتر رکھے۔ بہتر ہے کہ ۷۔۸۔۹۔ کو رکھے۔ باقی سات (۷) روزے ۱۳/ذی الحجہ کے بعد رکھے ۔ بہتر ہے کہ مکان پہنچ کر رکھے۔ بعد قربانی مرد حلق کرائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کتروائیں، عورتیں ایک پورہ کے برابر بال کتروائیں ،ان کو سر منڈانا حرام ہے۔ مفرد کے لیے قربانی کے بعد حلق مستحب ہے۔ اور متمتع و قارن پر واجب کہ قربانی سے پہلے حلق کیا تو دم واجب ہو گا۔ سر پر بال نہ ہوں تو بھی سر پر استرہ پھروانا واجب ہے۔ اگر سر میں پھڑیاں یا زخم ہوں تو سر منڈانا لازم نہیں ۔ سر منڈانے سے پہلے ناخون ترشوانا، خط بنوانا نہ چاہیئے۔ ایسا کیا تو دم دینا لازم ہو گا۔ اب اس کے لیے عورت کے سوا اور سب چیزیں

حلال ہو گئیں جو احرام سے حرام ہوئی تھیں۔ اب ہو سکے تو دسویں ذی الحجہ کو ہی طواف زیارت کے لیے بیت اللہ میں حاضر ہو اگرچہ گیارہویں اور بارہویں میں بھی یہ طواف ہو سکتا ہے لیکن دسویں ہی کو افضل ہے۔ اس طواف کو طواف زیارت اور طواف رکن اور طواف یوم نحر کہتے ہیں ۔ یہ حج کا دوسرا رکن ہے۔ قارن ومفرد طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی نفل طواف میں حج کے رمل وسعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل وسعی نہ کریں۔ ورنہ اس طواف میں رمل وسعی دونوں کریں اسی طرح جس نے صرف عمرہ کے طواف میں رمل وسعی کی وہ بھی اس طواف میں رمل وسعی کرے۔ یہ طواف گیارہویں اور بارہویں کو بھی ہو سکتا ہے اس کے بعد تاخیر گناہ ہے۔ اس پر ایک قربانی کرنی پڑے گی۔ طواف زیارت کر کے منیٰ میں آجائے کیوں کہ دسویں تاریخ سے تین راتوں کا منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔

اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا۔ گیارہویں تاریخ بعد ظہر تینوں جمروں رمی کریں۔ پہلے جمرہ اولیٰ سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے، پھر جمرہ وسطیٰ پر جو اس کے بعد ہے، پھر جمرہ عقبہ پر، ہر جمرہ پر روبقبلہ ہو کر سات (۷) سات (۷) کنکریاں ماریں ۔ اور ہر مرتبہ تکبیر کہیں ۔ پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہے اور کلمہ پڑھے۔ اور شکر الٰہی بجالائے۔ اور درود پڑھے۔ اور شانوں تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ مومنین ومومنات کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ گر جمرہ عقبہ پر رمی کر کے نہ ٹھہرے فوراً واپس آئے۔ بارہویں تاریخ بعد زوال اسی طرح تینوں جمروں کی رمی

کرے۔اب اختیار ہے کہ غروف آفتاب سے قبل مکہ مکرمہ کو روانہ ہو، لیکن اگر منیٰ میں مغرب کا وقت ہو گیاتو اب ایک روزاور ٹھہرنااور تیرہویں کو بعد دوپہر رمی کر کے مکہ معظمہ کو جاناچاہئے۔

منیٰ سے مکہ مکرمہ کو روانگی

جی منیٰ سے مکہ مکرمہ کوچلے بہترہے کہ کچھ دیر محصب میں ٹھہرے اور دعا کرے۔ محصب جنت المعلیٰ کے قریب دوپہاڑوں کے درمیان میدان کانام ہے۔اس کو بطحاو حصبا بھی کہتے ہیں۔مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرے کرے۔زیارتیں کرے۔جب مکہ معظمہ سے واپسی کاارادہ ہوتو طواف صدرکے سات(۷) دورے کرے۔اس طواف میں رمل واضطباع وسعی کچھ نہیں ۔اس طواف کو طواف وداع وطواف افاضہ وطواف رخصت بھی کہتے ہیں ۔اہل مکہ اور میقات کے اندر رہنے والوں پر یہ طواف واجب نہیں ۔طواف صدرکے بعد اسی طرح زمزم شریف پر حاضر ہو کر اس کے پانی سے خوب سیر اب ہوں ،بدن پر ڈالیں ۔بیت اللہ کا آستانہ چومیں ۔ اپناسینہ اور منہ ملتزم سے ملیں۔ بیت اللہ کے پردوں سے فریادی کی طرح لپٹ لپٹ کر گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کریں۔اور عرض کریں۔

اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔

اورذکر درود کی کثرت کریں۔اور یہ دعاپڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَیْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَیْهِ

حَتّٰى تَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

پھر حجر اسود کو بوسہ دے اور کہے:

يَا يَمِيْنَ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اَنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوْدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِىْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ عَلٰى ذَالِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِكَتَكَ الْكِرَامَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف حسرت سے دیکھتا غم جدائی سے روتا ہوا مسجد حرام سے پہلے بایاں قدم نکال کر باہر آئے اور حسب استطاعت مکہ معظمہ کے فقراء کو صدقہ کرے۔

قران کا بیان

قران تمتع سے افضل ہے۔ قران اس کو کہتے ہیں کہ حج وعمرہ کی میقات سے ایک ساتھ نیت کرے اور دونوں احرام ایک ساتھ باندھ لے۔ قارن کے لیے عمرہ کے اکثر طواف کا وقوف عرفہ سے پہلے ہونا ضرور ہے۔ قارن مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرے کا طواف کرے اور پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے۔ اس کے بعد صفاومروہ کے درمیان سعی کرے۔ اور سر نہ منڈائے نہ کتروائے۔ احرام باندھے رہے اور حج کے ایام میں حج کرے اور دسویں ذی الحجہ کو رمی کے بعد قربانی کرے۔

تمتع کا بیان

تمتع افراد سے افضل ہے۔ تمتع اس کو کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔ تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ ایام حج میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو کر سر منڈائے۔ یا بال کتروائے اور اول طواف سے لبیک موقوف کرے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے۔ طواف زیارت کے پہلے تین (۳) دوروں میں رمل کرے۔ بعد طواف سعی کرے۔ دسویں ذالحجہ کو قربانی کرے۔

جنایات یعنی جرائم کے کفارے

اگر محرم پورے بڑے عضو پر خوشبو لگائے یا عضو کے کسی حصہ پر اتنی خوشبو لگائے جسے دیکھنے والے زیادہ سمجھیں تو اس پر دَم ہے۔ یعنی ایک بکری یا بھیڑ کا ذبح کرنا۔ احرام سے پہلے بدن پر جو خوشبو لگائی اگر بعد احرام وہ پھیل کر اور اعضا کو لگ گئی تو کفارہ نہیں۔ محرم خوشبو سونگھنی مکروہ ہے۔ اگر سونگھی تو وہ پھول ہو یا پھل کفارہ کچھ نہیں۔

سر پر یا داڑھی میں یا پوری ہتھیلی یا پاؤں کے تلوے میں مہندی لگائی یا تل اور زیتون کا تیل لگایا یا کوئی خوشبودار تیل لگایا تو اس پر بھی مثل خوشبو کے کفارہ ہے۔ اگر سِلا کپڑا پورے چار پہر پہنا تو دم واجب ہے۔ تھوڑی دیر پہنا تو صدقہ ہے، نصف صاع گندم۔ اگر سِلا کپڑا کسی وقت پہنا اور کچھ دیر کے لیے اتار دیا مگر پھر پہننے کا ارادہ ہے تو بار بار کے پہننے میں ایک ہی کفارہ ہے۔ اور اگر توبہ کی نیت سے اتارا تو دوبارہ پہننے سے

دوسرا کفارہ لازم ہو گا۔اگر مرد نے پورایاچہارم سرچھپایایامرد وعورت میں کسی نے پوراچہرہ چھپایاتواگریہ چھپاناچارپہریازیادہ رہاتودم لازم ہے،ورنہ صدقہ۔چوتھائی سریاایک بغل یازیرناف کے بال مونڈے اگر دونوں ہاتھوں کے یادونوں پاؤں کے یاایک ہاتھ یاایک پاؤں کے ایک ساتھ ناخون کاٹے تودم ہے۔اگروقوف عرفہ سے پہلے مجامعت کی توحج فاسد ہو گیامگرافعال حج تمام کرکے دم دے۔اوراگلے سال حج کی قضاکرے۔وقوف کے بعد اور حلق وطواف سے پہلے مجامعت کی تواونٹ یاگائے ذبح کرے اور حلق کے بعد کی توبکری یابھیڑ۔طواف فرض کل یااکثرجنابت یاحیض میں نفاس میں اداکیاتواونٹ یاگائے ذبح کرے اور طواف کوطہارت کے ساتھ دوبارہ اداکرے۔اوراگربے وضوکیاتوبکری یابھیڑذبح کرے۔طواف فرض کے سوااور کوئی طواف کل یااکثرجنابت میں کیاتودم دے،بے وضوکیاتوصدقہ۔طواف رخصت کے ترک سے دم لازم ہے۔جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلاگیااس پردم لازم ہے۔اسی طرح مزدلفہ میں صبح کوبے عذروقوف نہ کیاتوبھی دم لازم ہے۔اگر تمام ایام کی رَمی ترک کی یاایک دن کی بالکل یااکثرترک کردی تودم دے۔اوراگرکسی دن کی نصف سے کم چھوڑی توہرکنکری پرایک صدقہ لازم ہے۔اگر حلق حدودحرم سے باہرکیایابارہویں کے بعدیارمی سے پہلے کیایاقارن ومتمتع نے قربانی سے پہلے کیایاقارن ومتمتع نے قربانی رمی سے پہلے کرلی توسب صورتوں میں دم لازم ہے۔اگرحج کرنے والے نے بارہویں تاریخ کے بعد بیرون حرم سرمنڈایادو(۲)دم ہیں۔اگرمحرم شکارکرے یاکسی دوسرے کوکسی طرح سے شکاربتلائے خواہ قصداًیاسہواًہرصورت میں

اس پر کفارہ ہے۔خواہ شکار کا جانور حرام ہی کیوں نہ ہو۔اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ وہاں کے دو عادل یا ایک اس کی قیمت کا جو اندازہ کریں اس کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقرا کو دے دے۔یا اس کی قیمت کا غلہ خرید کر ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر دے۔پانی کے جانوروں کا شکار جائز ہے۔اگر جانور کو زخمی کیا یا اس کے بال وپر نوچے یا کوئی عضو کاٹا تو بقدر نقصان کفارہ دے۔اور اگر اس صدمہ سے جانور مر گیا تو پوری قیمت کفارہ میں لازم ہے۔کسی جنگلی جانور کا انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت صدقہ کرے۔اگر اس میں سے مرا ہوا بچہ نکلا تو بچے کی قیمت دے۔کوا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، کٹکھنا کتا، پسو، مچھر، کاٹنے والی چیونٹی، پتنگا، مکھی، چھپکلی، زنبور اور تمام حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کے مارنے میں کفارہ نہیں۔حرم شریف کے جانور کا شکار محرم غیر محرم سب کے لیے حرام ہے اور سب پر کفارہ لازم ہے۔اگر حرم شریف کی گھاس کاٹی یا خودرو درخت جو کسی کی ملک نہیں، کاٹا تو قیمت دے۔لیکن اگر وہ خشک ہو تو مضائقہ نہیں۔اذخر (گھاس) کا کاٹنا جائز ہے۔اگر جوں مارنے کی نیت سے کپڑا دھوپ میں ڈالے تو جتنا چاہے صدقہ دے خواہ ایک مٹھی غلہ ہی ہو۔گائے، بکری، اونٹ، اور پلاؤ جانور مرغی وبط کو ذبح کرنا جائز ہے۔

مواقع قبول دعا

جوف کعبہ مکرمہ، ملتزم، حجر اسود، طواف، سعی، زمزم، مقام ابراہیم، کعبہ معظمہ پر نظر، رکن یمانی، حطیم، میزاب رحمت، منیٰ میں، چودھویں رات کا نصف، عرفات ومزدلفہ کا قیام۔

زیارت مدینہ طیبہ

حضور پرنور سرورانبیاسیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل ترین طاعات اورسرچشمہ حسنات وبرکات بے نہایات اوراحسن اعمال ہے۔قرآن کریم میں ارشادہوا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔

اگرلوگ اپنی جانوں پر ظلم کرکے(اے سیدانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم)آپ کے حضورحاضرہوں پھراللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں توضروراللہ کوتوبہ قبول کرنے والارحم فرمانے والاپائیں گے۔احادیث کثیرہ میں زیارت کی عظمتیں اورتاکیدیں اورفضیلتیں اورفوائدبکثرت واردہیں کہیں فرمایاہے جومیری زیارت کوآیااس کے لیے میری شفاعت واجب ہوئی۔کہیں ارشادکیاجوخالص میری ذات کے لیے آیامجھ پرحق ہے روزقیامت اس کاشفیع ہوں۔کہیں ارشادکیاجس نے میری وفات کے بعدمیری زیارت کی گویاوہ میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا۔کسی حدیث میں فرمایاگیا:کہ جس نے کعبہ معظمہ کاحج کیااورمیری زیارت نہ کی اس نے مجھ پرظلم کیا۔زیارت شریف قریب بواجب ہے۔

محققین کے نزدیک مقررو ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں،روزی دیئے جاتے ہیں،اورتمام ملاذوعبادات کے ساتھ منتفع ومتمتع ہیں۔اگرچہ قاصرین کی نگاہیں

جنہیں مقامات رفیعہ تک رسائی میسر نہیں دیدار سے محروم رہیں۔اوران کے لیے اپنا قصور حجاب ہو اس سرورانور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے چشم ظاہر بین کو بہرہ ورنہ کر سکیں۔مگر برکات حضوری وسعادت خدمت سے مالامال ہوتے ہیں۔انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام پر موت وارد ہوتی ہے مگر ایک آن کے لیے پھر وہ حیات ملتی ہے جو دنیوی زندگی سے بہت ارفع واعلیٰ وبلند وبالاہے۔انبیاء کے مراتب بہت ہی ارفع اعظم وبرترہیں ان کے غلاموں نیازمندوں ،شہدا کی حیات کی شہادت قرآن پاک دیتاہے اورانہیں مردہ کہنے اور مردہ گمان کرنے سے منع فرماتاہے۔توجب شہدا کو مردہ کہنے کی قرآن پاک نے ممانعت فرمائی توحضرات انبیاء کی جناب میں مردہ کالفظ کوئی بدبصر سیاہ باطن ہی کہہ سکتاہے۔اللہ تعالیٰ ایسے سیاہ دلوں کے قرب سے بھی بچائے۔نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ کو چلوتوشیدائے جمال ہوران ہی کاذکر کرتے ،ان ہی کا نام لیتے،ان پر درود بھیجتے چلو۔جاں نثاران صادق العقیدہ اورنیازکیشان خالص المحبت کے دلوں کاچین محبوب علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر میں ہے۔اس آقا کی شان کرم یہ ہے کہ تم کہیں ہوجب درود پڑھو اس کی سماعت فرمائیں اورملائکہ آداب دربار کے ساتھ تمہارے تحفہ درود کو دربار اقدس کی شان کے لائق سروسامان ان کے ساتھ پیش کریں۔خدانصیب کرے رستہ طے ہو اور مدینہ منورکی آبادی پر نظر پڑے تو یہ پڑھو:

اللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ، وَمَهْبَطُ وَحْيِكَ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالدُّخُولِ فِيهِ وَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِي مِنَ النَّارِ، وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْفَائِزِينَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى يَوْمَ الْمَآبِ۔

اورشہر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کریں ،عمدہ پوشاک پہنیں ،خوشبولگائیں اور نیاز مندی وتواضع کے ساتھ غلامانہ شان سے جھکے ہوئے حضور کے جلالت مرتبت کاملاحظہ کرتے ہوئے شہر مبارک میں داخل ہوں ۔پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور یہ دعاپڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍوَّاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًااَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ،وَعلىٰ آلِ مُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّم وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ۔

اوراپناسامان وغیرہ اپنے اقامت گاہ میں رکھو۔اور قلب فارغ کرکے نہایت خضوع وخشوع، عجز ونیاز کے ساتھ اپنی تقصیروں پر نادم ہوتے اورروتے ہوئے دربار شریف کی طرف چلو۔ آستانہ معلیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام عرض کرو۔اور بسم اللہ کہہ کر داہناپاؤں بڑھاؤ اور ہمہ تن ادب ہوکر آہستہ درود پڑھتے ہوئے داخل ہو۔کسی سے بلند آواز کے ساتھ کلام نہ کرو۔ آہستہ آہستہ پاؤں رکھو۔ حضور تمہاراحال ملاحظہ فرماتے ہیں :تمہارے ارادوں اوردلوں کی نیتوں کو پہچانتے ہیں ۔تمہارے جملہ احوال ،افعال حضورکے پیش نظرہیں ۔اور تمام آسمانوں اورزمینوں کے علوم اللہ تعالیٰ نے حضورکوعطافرمائے ہیں۔ دنیااوراس کے تمام کوائن نظر اقدس کے سامنے کردئے ہیں۔ مسجد شریف میں وقت کراہت نہ ہوتودورکعت تحیۃ المسجد بشکرانہ حاضری سورہ کافرون اوراخلاص کے ساتھ حضورکے ممبر شریف کے قریب ریاض الجنۃ میں اداکرو۔یہاں

جگہ نہ ملے تو مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے۔اب نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ حضور کے لطف وکرم کے امیدوار مشرق کی طرف سے مواجہ عالیہ میں چار گز کے فاصلہ پرزیر قندیل اس نشان کے سامنے کھڑے ہو جو جالی مبارک میں حضور کے چہرہ اقدس کے سامنے ہے۔اس وقت کعبہ کو پشت اور مزار انور کی طرف منہ ہو۔نمازی کی طرح ہاتھ بندھے ہوں۔حضور کے عنایت وکرم پر نظر ہو اور اس طرح سلام عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِى يَا رَسُولَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَّمِّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَّثِّرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُصُولِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزىٰ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ، وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهٖ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَأَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَجَاهَدْتَ فِى سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَأَقَمْتَ الدِّينَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ صَلَّى اللهُ عَلَيكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰى أَشْرَفِ مَكَانٍ تَشَرَّفَ بِحُلُولِ جَسَدِكَ الْكَرِيمِ فِيهِ صَلَاةً وَّسَلَاماً دَائِمَيْنِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُونُ بِعِلْمِ اللهِ صَلَاةً لَا انْقِضَاءَ لَهَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ وَفْدُكَ وَزُوَّارُ حَرَمِكَ تَشَرَّفْنَا بِالْحُلُولِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَقَدْ جِئْنَاكَ مِنْ بِلَادٍ شَاسِعَةٍ وَأَمْكِنَةٍ بَعِيدَةٍ نَقْطَعُ السَّهْلَ وَالْوَعْرَ بِقَصْدِ زِيَارَتِكَ لِنَفُوزَ بِشَفَاعَتِكَ وَالنَّظْرِ إِلٰى مَآثِرِكَ وَمَعَاهِدِكَ وَالْقِيَامِ بِقَضَاءِ حَقِّكَ وَالِاسْتِشْفَاعِ بِكَ إِلَى رَبِّنَا، فَإِنَّ الْخَطَايَا قَصَمَتْ ظُهُورَنَا، وَالْأَوْزَارَ قَدْ أَثْقَلَتْ كَوَاهِلَنَا، وَأَنْتَ الشَّافِعُ الْمُشَفَّعُ،

الْمَوْعُودُ بِالشَّفَاعَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ وَالْوَسِيلَةِ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَقَدْ جِئْنَاكَ ظَالِمِينَ لِأَنْفُسِنَا، مُسْتَغْفِرِينَ لِذُنُوبِنَا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُمِيتَنَا عَلَى سُنَّتِكَ، وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِكَ، وَأَنْ يُورِدَنَا حَوْضَكَ، وَأَنْ يُسْقِينَا بِكَأْسِكَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِينَ، الشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

(اس کلمہ کو تین (۳) بار کہے)

رَبِّ اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔

اس کے بعد جن لوگوں نے سلام عرض کرنے کے لیے کہہ دیاہو ان کی طرف سے سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! من فلاں بن فلاں يَتَشَفَّعُ بِكَ إِلیٰ رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَه وَلِلْمُسْلِمِينَ۔

پھر درود شریف پڑھکر اپنی حاجات کے لیے دعائیں کرو۔ پھر یہاں سے تھوڑا داہنی طرف ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ وَأَنِيْسَه فِي الْغَارِ وَرَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ، وَأَمِينَهُ فِي الْأَسْرَارِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزىٰ إِمَامًا عَنْ أُمَّةِ نَبِيِّهِ فَلَقَدْ خَلَفْتَهُ بِأَحْسَنِ خَلَفٍ. وَسَلَكْتَ طَرِيقَهُ وَمِنْهَاجَهُ خَيْرَ مَسْلَكٍ،

وَقَاتَلْتَ أَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ، وَمَهَّدْتَ الْإِسْلَامَ، وَشَيَّدْتَ أَرْكَانَهُ فَكُنْتَ خَيْرَ إِمَامٍ وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ، وَلَمْ تَزَلْ قَائِلًا بِالْحَقِّ، نَاصِرًا لِلدِّينِ وَلِأَهْلِهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، سَلِ اللهَ سُبْحَانَهُ لَنَا دَوَامَ حُبِّكَ وَالْحَشْرَ مَعَ حِزْبِكَ وَقَبُولَ زِيَارَتِنَا أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

پھر داہنی طرف اور تھوڑاہٹ کر حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ، لَقَدْ نَصَرْتَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفَتَحْتَ مُعْظَمَ الْبِلَادِ بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ كَفَلْتَ الْأَيْتَامَ، وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ، وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ، وَكُنْتَ لِلْمُسْلِمِينَ إِمَامًا مَرْضِيًّا، وَهَادِيًا مَهْدِيًّا، جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ، وَأَغْنَيْتَ فَقِيرَهُمْ، وَجَبَرْتَ كَسْرَهُمْ۔

پھر تھوڑاسا بائیں طرف ہٹ کر حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑا ہو کر عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيقَيْهِ وَوَزِيرَيْهِ وَمُشِيرَيْهِ وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّينِ، وَالْقَائِمَيْنِ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِينَ، جَزَاكُمَا اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ، جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ اللهَ رَبَّنَا أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا، وَيُحْيِيَنَا عَلىٰ مِلَّتِهِ، وَيُمِيتَنَا عَلَيْهَا، وَيَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ۔

پھراپنے اوراپنے والدین کے لیے دعاکرے اور جس نے اس سے دعاکے لیے کہہ دیاہو اور تمام مسلمانوں کے لیے۔پھر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موجہہ شریفہ میں پہلے کی طرح حاضر ہو کر عرض کرے:

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِينَ قَوْلَكَ طَائِعِينَ أَمْرَكَ، مُسْتَشْفِعِينَ بِنَبِيِّكَ إِلَيْكَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اورجو چاہیں دعاکریں ۔پھر منبر شریف اورروضہ پاک کے درمیان جتنے چاہے نوافل پڑھے :اگروقت مکروہ نہ ہو۔اوراللہ تعالیٰ کے حضور تمام گناہوں سے توبہ کرے۔پھراسطوانہ ابولبابہ اوراسطوانہ حنانہ اورمسجد نبوی کے دیگرستونوں اورمنبر شریف کے پاس نوافل پڑھے۔ہرہر مقام پر خصوصیتیں ہیں اورجداگانہ انواروبرکات میسر آتے ہیں اوران میں سے ہرجگہ استجابت دعاہے۔ہرجگہ تسبیح، تہلیل، حمد وثنا،توبہ واستغفار،درود اور عاقلبِ حاضر سے کرے۔پھر دوبارہ روضہ طاہرہ پرحاضری دے اورخوب درود شریف پڑھے اور تسبیح و تہلیل ثناواستغفار کرے اور مطالب وحاجات کے لیے دعائیں کرے۔ایساہی روزانہ ہر نماز کے بعد اور بکثرت اوقات میں معمول رکھے۔ مستحب ہے کہ بقیع میں حاضر ہواوروہاں مزارات کی زیارت کرے اورصلاۃ وسلام پڑھے۔تلاوت قرآن مجیدوفاتحہ پڑھ کرایصال ثواب

پہنچائے۔ یہاں اکابر صحابہ اور فرزند رسول اور حضور کی ازواج وبنات اورآل واصحاب کے مزارات ہیں ۔ایصال ثواب سے فارغ ہوکر اپنے لیے اوراپنے اعزہ واحباب کے لیے دعائیں کریں اورباقی مشاہدومزارات پر بھی حاضری دے۔خاص کرروز پنجشنبہ احدشریف میں حاضرہواور عرض کرے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

اورآیۃ الکرسی اورسورہ اخلاص گیارہ(۱۱)مرتبہ اور ہوسکے توسورہ یٰسین پڑھ کر تمام شہداء اوران کے ہمسایہ مومنین ومومنات کوثواب پہنچائے ۔ مستحب ہے کہ روز شنبہ مسجد قبامیں حاضرہواور غیر وقت مکروہ میں دس(۱۰)نوافل پڑھے۔ اورجوچاہے دعاکرے۔اس کے بعد کہے:

يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، يَا مُفَرِّجَ كُرَبِ الْمَكْرُوبِينَ، يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ،وَاَصحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاكْشِفْ كَرْبِي وَحُزْنِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ رَسُولِكَ حُزْنَهُ وَكَرْبَهُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَا كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَ الْإِحْسَانِ، يَا دَائِمَ النِّعَمِ ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمين۔

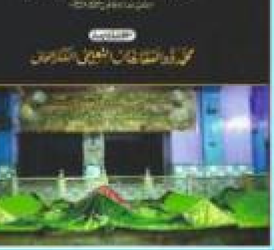
تمت

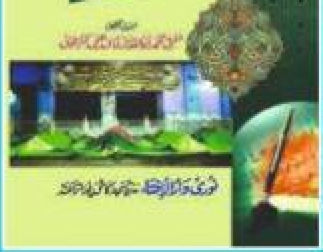
تَقَبَّلَ اللهُ تَعَالىٰ هٰذهِ الرِّسَالَةَ وَنَفَعَ بِهَا عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ وَغَفَرَلِي مَافَرَطَ مِنِّي وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَخَيرُ الغَافِرِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ۔

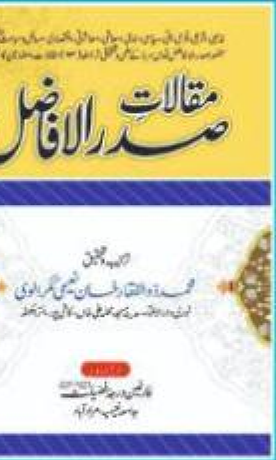
محمد نعیم الدین غفرلہ

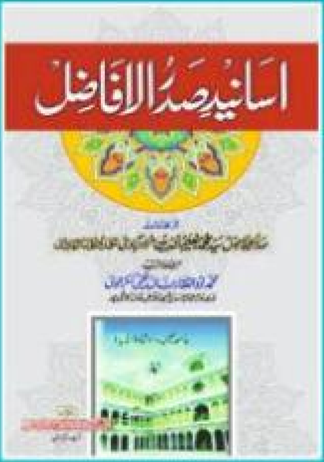
صدرالافاضل کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف

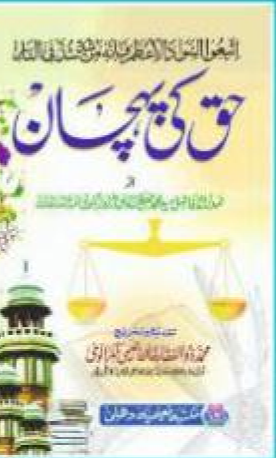
تفسیر خزائن العرفان بر ترجمہ کنزالایمان	الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ
فیضان رحمت بعد از دعائے برکت	اطیب البیان رد تفویت الایمان
ترک الموالات عن جمیع الکفرۃ واھل الضلالات	التحقیقات لدفع التلبیسات
کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب	اسواط العذاب علےٰ قوامع القباب
آداب الاخیار فی تعظیم الآثار	فرائد النور علی جرائد القبور
تسکین الذاکرین وتنبیہ المنکرین	سوانح کربلا
مختصر الاصول یعنی اصول حدیث	ثبت نعیمی
ہدایت کاملہ بر قنوت نازلہ	فتاوی صدرالافاضل
اسلام اور ہندوستان	کتاب العقائد
احقاق حق	ریاض نعیم
نعیم ادب	حاشیہ میر ایساغوجی
تعلیقات صحیح بخاری	شرح، شرح ماۃ عامل
شرح میر قطبی	گلبن غریب نواز
پراچین کال	فن سپاہ گری

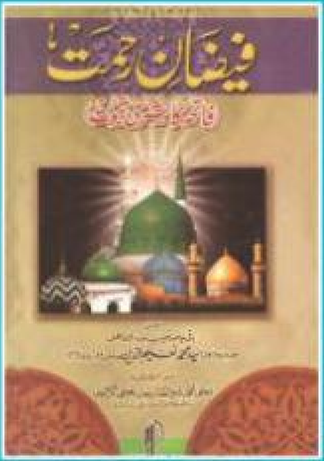





مقالات
صدرالافاضل


اسانید صدرالافاضل


حق کی پہچان


فیضان رحمت